# 7969 ـ ماضی میں عورت کی نمازیں رہ گئی ہیں اسے کیا کرنا ہو گا ؟

**سوال**

میری خالہ ( میری پھوپھو ) نے مجھے درج ذیل سوال دریافت کرنے کا کہا ہے:
ماضی میں اس کی کچھ نمازیں رہتی ہیں، اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاہتی ہیں کہ شریعت اسلامیہ اس سلسلہ میں ان پر کیا لازم کرتی ہے، آپ کے جواب دینے پر مشکور ہونگے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

سوال میں واضح نہیں کہ آپ کی خالہ یا پھوپھو کی نمازیں نیند کی بنا پر یا بھول کر رہ گئی یا پھر اس کے ہوش و حواس قائم نہ رہے یا کسی اور عذر کی بنا پر، آیا ان کی نمازیں عذر کی بنا پر رہیں یا کہ جان بوجھ کر عمدا ترک کی گئیں، بہر حال اگر تو ان کی نمازیں کسی عذر کی بنا پر رہی ہیں تو ان پر ان نمازوں کی قضاء کے ساتھ ساتھ تاخیر کرنے پر توبہ بھی کرنا ہو گی.

لیکن اگر انہوں نے بغیر کسی عذر یا نمازوں کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے رہیں، یا کہ ان کی ادائیگی میں سستی و کاہلی ہوئی ہو تو علماء کرام کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ:

نماز کی فرضیت سے انکار کرنے والا یا پھر نماز میں سستی و کاہلی کرتے ہوئے نماز ترک کرنے والا شخص کافر ہے، اس کے لیے نمازیں قضاء کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کے لیے کچھ رات میں اعمال ہیں جو دن کو قبول نہیں ہوتے، اور کچھ اعمال دن کو ہیں جو رات کو قبول نہیں ہوتے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ کتاب ( میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن ) کا مطالعہ ضرور کریں.

اور جان بوجھ کر عمدا نماز ترک کرنے والا اگر بالکل نماز ترک کردے تو وہ کافر ہو جاتا ہے، چنانچہ اگر وہ اس سے توبہ کر لے اور نمازیں ادا کرنا شروع کر دے تو اسے ترک کردہ نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا جائیگا، لیکن اسے یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ کثرت سے نوافل ادا کیا کرے، کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے سب گناہ ختم ہو جاتے ہیں.

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ميں ايك مسلمان عورت ہوں پہلے ميں نماز ادا نہيں كرتى تھى اور نہ ہى مجھے دينى امور كا كچھ علم تھا، ليكن اب اللہ تعالى نے مجھے ہدايت دى ہے اور ميں نماز روزہ ادا كرنے لگى ہوں، اور قرآن مجيد كى تلاوت اور تسبيحات بھى كرتى ہوں، ميں نے دس بار قرآن مجيد ختم كر ليا ہے، كيا اللہ تعالى ميرے پچھلے سب اعلانيہ اور پوشيدہ گناہ بخش دے گا ؟

كيا اس سے زيادہ اور كچھ بھى مجھے كرنا ہو گا تا كہ اللہ تعالى مجھے بخش دے ؟

شيخ حفظہ اللہ كاجواب تھا:

توبہ پچھلے سب گناہ ختم كر ڈالتى ہے، الحمد اللہ جب آپ سچى اور صحيح توبہ كرچكى ہيں، اور اللہ تعالى كى جانب سے فرض كردہ امور ادا كر رہى ہيں، اور جن امور كو اللہ تعالى نے حرام كيا ہے اس سے اجتناب كرتى ہيں تو توبہ پچھلے سب گناہ ختم كر دے گا، اور آپ كے پچھلے سارے گناہ بخش ديے جائينگے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

آپ كہہ ديجيے اے ميرے وہ بندوں جنہوں نے اپنے اوپر ظلم و زيادتى كر ركھى تم اللہ تعالى كى رحمت سے نااميد نہ ہو جاؤ، يقينا اللہ تعالى سب گناہ بخش دينے والا ہے .

حتى كہ توبہ سے تو شرك بھى معاف ہو جاتا ہے، چنانچہ جو شخص شرك كرے اور پھر اس سے توبہ كر لے تو اللہ تعالى اسے معاف كر ديتا ہے.

جيسا كہ اللہ تعالى نے فرمايا ہے:

اے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كافروں سے كہہ ديں كہ اگر وہ باز آ جائيں تو ان كے پچھلے سب گناہ معاف كر ديے جائينگے .

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اسلام اپنے سے پہلے تمام گناہ ختم كر ديتا ہے، اور توبہ اس سے قبل والے تمام گناہ مٹا ڈالتى ہے "

مسند احمد ( 4 / 204 ).

چنانچہ جب آپ نے سچى اور صحيح توبہ كر لى ہے، اور اپنے اوپر اللہ تعالى كى جانب سے فرض كردہ امور كى پابندى سے ادائيگى كرتى ہيں، اور اللہ تعالى كى جانب سے حرام كردہ امور سے اجتناب كر رہى ہيں، تو ان شاء اللہ

پچھلے تمام گناہوں کی بخشش کے لیے یہی کافی ہے.

لیکن آپ کو چاہیے کہ مستقبل میں اپنے اعمال میں بہتری پیدا کریں اور توبہ کا التزام کرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی امور میں سے اللہ تعالی کی جانب سے اپنے اوپر فرض کردہ امور کی پابندی کریں.

واللہ اعلم .